

سبحان الذی اسرى جسد نبیہ من المسجد الحرام لی



قادیان صلح گورداسپور

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ



BADR - QADIAN

ولقد نصرکم اللہ بیدر وانتم اذ لہ



عام قیمت شیشی کی ہے

بالعزلہ

ایک چاند منظر خوش باش کاہدستان

نمبر ۴۶

شوال ۱۳۳۲ھ

۱۹۱۶ء

نمبر ۴۶

سلسلہ القیم جلد ۱

دجلہ و دیمبر ایل ۲۸۸ آل سید دور آخر ہندی آخر زمان

Digitized by Khilafat Library

چہ گویم باتو گر آئی چہا در قادیان مینی

ایڈیٹر محمد صفاق غنی عیسیٰ

دو ابینی شفا مینی غرض دار الامان مینی

سلسلہ القیم جلد ۱

شرح قیمت اخبار بدر	حضرت سید موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام	دش شریط بیعت	حالات راضی بقضا گوارا در امر ایک نکت اور دیکھ کر قبول
<p>والہیان ریاست گورنمنٹ سنہ</p> <p>معادین و جہاں جن کو کس پر کسی ایک کے</p> <p>اخبار جاری کرانیکہ حق حاصل ہو</p> <p>معادین در جہد دوم جہاد پر کسی ایک کے</p> <p>اخبار جاری کرانیکہ حق حاصل ہو</p> <p>عام قیمت شیشی کی ہے</p> <p>ماہوار ۱۰ روپے</p> <p>فی پچہ ہر جہاد تاریخ اجراء سے کیا</p> <p>کے اندر اندر قیمت اخبار روزانہ نہ کر نیکی ان</p> <p>نہ سے حساب با بعد لیا دگی جو اخبار وقت پر</p> <p>پہنچے تھے پندرہ روپے کے اندر اندر طلب کیا</p> <p>چاہیے بعد میں نہیں مل سکیگا رسید زرا خفا</p> <p>میں چہاں جاوے گی علیحدہ رسید نہ دیا دگی</p> <p>روپیہ ارسال کر نیکی بعد اگر دہ ہفتہ تک نہ</p> <p>نہ چھے تو خط لکھ کر دریافت کرنا چاہیے</p> <p>لوکل ..... افریقہ ..... للہ</p> <p>منجر</p>	<p>اسلامیہ از فضیلت خدا</p> <p>اندین بن آمدہ از ماوریم</p> <p>آن کتاب حق کہ قرآن نام او</p> <p>آن سے بخش محمد صحت نام</p> <p>مہر او با شیر شد اندر بدن</p> <p>ہست او خیر الرسل خیر الانام</p> <p>ما از نوشیم بر آئے کہ بہت</p> <p>آنچہ مارا دمی و ایمانے بود</p> <p>ما از یامیم ہر نور و کمال</p> <p>اقتدائے قول او در جان است</p> <p>از ملائکہ از خبرائے معاد</p> <p>آن ہمہ از حضرت احدیت است</p> <p>معجزات او ہمہ حق اندر است</p> <p>معجزات انبیاء سابقین</p> <p>برہمہ از جان و دل ایمان است</p> <p>یک قدم دوری از ان عالیجات</p>	<p>آئل بیعت کنندہ سے دل سے عہد اس بات کا کر کہ</p> <p>آئندہ اس وقت تک کہ قرین داخل ہو جاوے دیکھ کر</p> <p>مقتبہ ہوگا۔ دوم یہ کہ جہاد اور فساد اور بغاوت کے</p> <p>نفس اور فساد اور ظلم و خبیات اور فساد اور بغاوت کے</p> <p>طریقوں سے بچا رہیگا اور نفسانی جوشوں کی قوت</p> <p>ان کا مغلوب ہوگا اگرچہ کینہا می جذبہ پیش آوے</p> <p>سوم یہ کہ بلا ناخوشی و سختی نماز و افق حکم خدا اور رسول</p> <p>سرا کر تارہ ہوگا یعنی اس سے تارہ نہ پڑے پڑے</p> <p>اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر دو دیکھنے اور ہر روز</p> <p>گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کر نیکی مداومت</p> <p>اختیار کر لیا اور دل محبت سے اللہ کے احسانوں کو</p> <p>یا د کر اس کی حمد اور تعریف کو ہر روز اپنا ورد بنایا</p> <p>چہاں یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً</p> <p>اپنی نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف</p> <p>نہیں دے لیا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے</p> <p>پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت و عسر و يسر نعمت و بلا</p> <p>میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کر لیا اور ہر</p>	<p>حالات راضی بقضا گوارا در امر ایک نکت اور دیکھ کر قبول</p> <p>کر لے کے لئے اسکی راہ میں طیار ہو گیا اور کسی مصیبت</p> <p>دار ہوئے پر اس سہنہ نہ چھوڑا بلکہ قدم آگے</p> <p>بڑا لیا ششم یہ کہ تیلع رسم اور متابعت ہو اور ہوس</p> <p>سے باز آجایا اور قرآن شریف کی حکومت کو لکلی آخر</p> <p>اور قبول کر لیا اور قال اللہ اور قال الرسول کہ اپنا راہ</p> <p>راہ میں دستور العمل قرار دیا ہفتہ یہ کہ تکر اور خورہ کو</p> <p>بکلی چھوڑ دیا اور فرتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور</p> <p>حلیسی اور سکینی سے نہ بنگلہ بیکر لیا ششم یہ کہ دین</p> <p>اور دین کی عزت اور ہر دین سلام کو اپنی جان اور مال</p> <p>مال اور اپنی اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور ہر ایک</p> <p>سے زیادہ تر عزیز سمجھا ہنم یہ کہ عام خلق اللہ کی سب</p> <p>میں محض اللہ شغل ہو گیا اور جہاں تک جس حل سکتا</p> <p>ہے اپنی خدا و اطاعت اور نعمتوں کی نوع کو فائدہ</p> <p>پہنچا لیا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوة محض اللہ</p> <p>باقرطاعت و معروف باندہ کمر اس پر اوقد</p> <p>مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوة میں ایسا</p> <p>اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی شہنوں</p> <p>اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی</p>

وہ الفاظ جنہیں حضرت اقدس مرتبہ نے بیان کیے ہیں اور طالب اکرام کے لئے ہے۔ اشدان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ۔ اشدان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ۔ اشدان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ۔

۲۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں کو تو ہا ہوں جنہیں میں گرفتار تھا اور میں سچو دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہو تمام گناہوں سے بچتا ہوں اور میں کو دنیا پر مقدم رکھوں گا استغفر اللہ

دینی من کل ذنبہ اوب الیہ ۲۔ رب لا ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفر لی اذ ذنبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں لو اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنی گناہوں کو میرے گناہوں میں شمار کرے

سو کوئی بخشیدو الا نہیں۔ آج اس کے بعد آپ مع حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں۔

(لکھنے عاجز محمد حسین احمدی)



جلد ۲

بدیع نمبر ۶۴

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مُحَمَّدٌ نَصَّ عَلَیْ رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ

# مبارک

سب حمد اس رب العالمین کے واسطے ہے جس نے انسان کی واسطے تعلقات نسب صہنباٹے اور  
صلوٰۃ اور سلام اس کے رسول محمد پر ہوں جس نے ان تعلقات کی احسن نگہداشت کی ہم کو راہ دکھائی  
اور خدا کی نصرت اور تائید اس رسول کے خلیفہ پر ہو جس نے اس زمانہ میں گم شدہ ایمان کو دوبارہ  
دنیا میں قائم کیا اور خلقت کو خالق کا چہرہ دکھایا۔ ابا بعد کج ہم اس خوش خبری کو شائع کرتے ہیں  
کہ ۲۷۔ ماہ رمضان المبارک ۱۳۲۴ھ صبح ۷ صا جب ایتھیم والسلام روز پنجشنبہ کو بعد از نماز عصر صاحبزادہ  
میرزا شریف احمد صاحب کا دلخ حضرت نواب محمد علی خان کی اکابر قی بیٹی نے شہید بیگم کے ساتھ  
ہوا اور مبلغ ایک ہزار مقرر ہوا۔ اس مبارک تقریب پر تمام جماعت احمدیہ جو قادیان حاضر ہے نے  
فہمان خانہ کے اوپر کے صحن میں جمع ہوئی۔ جہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خود صدر نشین تھے اور  
حضرت مولوی حکیم نور الدین صاحب نے خطبہ پڑھا جو انشاء اللہ تعالیٰ ناظرین اخبار میں ملاحظہ فرمائیں گے  
صاحبزادہ میرزا شریف احمد صاحب کا وجود بھی ایک آیت اللہ ہے کیونکہ اس کی پیدائش  
سے پہلے اس کے متعلق خدا تعالیٰ کے الامام کے مطابق پیشگوئی شائع کی گئی تھی  
اس مبارک تقریب پر ہم مبارکباد کہتے ہیں حضرت امام کی خدمت میں اور حضرت  
ام المؤمنین اور حضرت میر صاحب اور والدہ محمد الحق کی خدمت میں اور ان کے تمام لواحقین اور  
اولاد بیت کینچہ میں اور تمام احباب احمدیہ کی خدمت میں اور حضرت نواب صاحب کی  
خدمت میں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق میں اپنی  
فضل و کرم و برکات عظیمہ والو امین و امین



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
نَحْمَدُكَ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِكَ الْكَرِيمِ

## فہرست مضامین

Digitized by Khilafat Library

صفحہ ۲ - مبارکباد	صفحہ ۸ - ۹ - مبارک تقریب
صفحہ ۳ - خدا کی تازہ وحی	غیب کا ہکا ایک مخالف مولوی
صفحہ ۴ - دایری	صفحہ ۱۱ - وصیت
صفحہ ۵ - بلاد اسلامی	صفحہ ۱۲ - فکر لکھنؤ
صفحہ ۶ - انتخاب الاخبار	صفحہ ۱۳ - ۱۲ - اشتہارات
صفحہ ۷ - ایک آؤ نشان	صفحہ ۱۴ - " "

۱۳ تیری دعا قبول کی گئی۔ اور بیشایہ گتیرن سے مراد  
کوئی شریر مخالف ہے۔ اصل میں یہ ہر سہ الہام پیشگوئی  
میں۔ خواہ ایک شخص کے لئے ہوں اور خواہ تین جہا  
شخصوں کے حق میں ہوں۔

۱۸۔ نومبر ۱۹۰۶ء - درو یا - (۱) دیکھا کہ ہمارے  
باغ میں ایک آدمی جڑھ لگا رہا ہے۔ میں پر غیب سے آواز  
آئی۔ مبارک  
(۲) پھر ایک قطارہ آنکھوں کے سامنے پڑ گیا اور اس کے

بعد الہام ہوا۔

ما وقت موقفاً اغض من هذا

ان بطش مر بک لشدا ید

ترجمہ۔ اس سے زیادہ غضب ناک کسی موقع پر تو  
نہیں بیٹھا۔ تحقیق پکڑ تیرے رب کی سخت ہے۔

## پیچ

۴ شوال ۱۳۲۷ھ مطابق ۲۲ - نومبر ۱۹۰۶ء

## خدا کی تازہ وحی

۱۵۔ نومبر ۱۹۰۶ء - آج رات ستائیسویں رمضان المبارک  
تھی۔ اور اس پر یہ بھی خیال ہوتا ہے کہ یہ رات شب قدر  
کی ہوتی ہے۔ میں نے سوچا کہ زندگی کا کوئی اعتبار نہیں  
شاید پھر یہ رات نصیب ہو جائے۔ پس میں اٹھ اٹھا اور میں  
نے نماز پڑھ کر دعا کی۔ بعد میں مفضلہ ذیل الہامات ہوئے  
(۱) قاور ہے وہ بارگاہ جو ٹوٹا کام نہاؤ  
بناتا یا توڑے کوئی اس کا بھید نہ پائے  
(۲) گتیرن کا بیڑا غرق ہو گیا۔ یعنی کسی کے قول  
کی طرف اشارہ ہے۔

## ریو یو آف الجنب کے متعلق ایک انگریز کی رائے

میں نے آپ کے رسالے کو جس کا نام ریو یو آف الجنب ہے اور جو اعلیٰ درجہ  
کی قابلیت کے ساتھ لکھا گیا ہے۔ پڑھا۔ مجھے اسلام کا مطالعہ کرتے  
ہونے تیرہ سال سے زیادہ عرصہ ہو گیا ہے اور میں نے جس قدر ممکن تھا  
کوشش کر کے انگریزی زبان میں جس قدر کتابیں اسلام پر لکھی گئی ہیں۔  
(خواہ ان کے مصنف مسلمان تھے یا غیر مسلمان) سب جمع کی ہیں اور اب  
اسلامی مذہب کا ایک خاصہ کتب خانہ میرے پاس جمع ہو گیا ہے۔ مگر اب تک  
میں نے ایک بھی ایسی کتاب نہیں پڑھی جس میں اسلام کی حمایت اس قدر  
زور کے ساتھ کی گئی ہو۔ جیسا کہ آپ کے شاندار پرچے میں زمین آید کو اس  
قابل قدر پرچے کا ایڈیٹر ہونے کی حیثیت سے مبارکباد دیتا ہوں



# داہری

## القول الطیب

۱۸۔ نومبر ۱۹۰۶ء۔ اس بات ذکر تھا کہ بعض شہر میں جہان طاعون کا خوف تھا۔ گورنمنٹ چاہے مردانے کا انتظام کر رہی ہے اور ایک اخبار کا نئے جو ساق ہندو ہے اور کسی جی کا ماننا گناہ سمجھا ہے۔ اس تجویز کی اس پیرایہ میں تردید کی ہے کہ چونکہ چوبوں میں طاعون کا مادہ ہوتا ہے۔ اس واسطے ان کو پکڑنا اور مارنا خود بخود طاعون کو ردی مادہ کو منتشر کرنا ہے۔ حضرت نے فرمایا یہ ظاہری تدابیر ہیں۔ مگر جب تک باطنی تدبیر نہ کی جاوے۔ طاعون کا اس ملک سے جانا ناممکن ہے۔ ممکن ہے کہ جیسا کہ اس اخبار دہلے نے لکھا۔ طاعونی چوبوں کو پکڑنا اور ہاتھ لگانا وغیرہ بھی کسی حد تک ضرر رساں ہو۔ لیکن اصل بات یہ ہے کہ یہ سب چیلے کیمیا گردن کے سے خیال ہیں۔ کہ شاید اس بوٹی سے سونا بن بھاوے۔ شاید اُس سے سونا بن جاوے خدا تعالیٰ اس وقت شمشیر برہنہ کر کہڑا ہے۔ اور وہ چاہتا ہے۔ کہ دنیا اس کے وجود پر ایمان لائے۔ جب تک دنیا کے لوگ اپنی بدکاریوں اور ضد اور تعصب اور فحش گوئی کو چھوڑ کر اور خدا تعالیٰ کے نشانات کی تحقیق سے قویہ کر کے نیکی اختیار نہ کر لیں۔ تب تک خدا تعالیٰ اس عذاب کو ان کے سر سے دور نہ کرے گا۔ تعجب ہے کہ ہادی گورنمنٹ ظاہری اسباب کو لیتی ہے۔ مگر خدا تعالیٰ کی طرف نہیں جھکتی۔ پہلے اسلامی بادشاہوں کے متعلق سنا جاتا ہے۔ کہ وہ ویسے مصائب کے وقت راتوں کو اٹھ کر اور رو رو کر دعائیں کرتے تھے۔ جو لوگ خدا کو پسے علی سے ماننے والے تھے۔ یہ وہ یہ تہنشا دیکھ جیتے ہیں کہ ذرہ ذرہ اس کے اختیار میں ہے۔ یہاں تک کہ ہر ایک سر کے بالی بھی گئے ہوئے ہیں۔ برخلاف

اس کے آجکل کے تعلیم یافتوں کا یہ حال ہے کہ اپنی گفتگو میں لفظ افشا راہد بھی بولنا خلاف تہذیب سمجھتے ہیں۔ کتابوں کی کتابیں پڑھ جاؤ کہیں خدا کا نام تک نہیں آتا۔ لیکن اب وقت آ گیا ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی ہستی کو سنانا چاہتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library

## مسلمان اور مساجد

وہ من اظلم من منہ مسجد اللہ ان یدلک فیہا اسماء وسعی فی خدامہا۔ ترجمہ۔ اور اس شخص سے بڑھ کر کون ظالم ہے جو اس کی مسجد میں اس کا ذکر ہونے سے منع کرے اور اس کی بربادی میں کوشش کرے۔

مسجد دن کو اسلامی بول چال میں خانہ خدا اس لئے کہتے ہیں۔ کہ کسی شخص یا قوم کو ان کے اس استیصال سے روکنے کا ٹیکو حق حاصل نہ ہو جس کے لئے وہ بنائی جاتی ہیں۔ مسجد دن میں ذکر الہی سے روکنے والے کو سب سے بڑھ کر ظالم کہا گیا ہے۔ حضرت رسول کریم سرور کائنات صلیم نے کبھی کسی کو مسجد میں سے نہ روکا اور نہ ہی صحابہ کبار کے زمانہ میں مسجدوں میں ذکر الہی سے کسی کو روکا وٹکی گئی اور ان کے بعد بھی اسلامی کامیابیوں کے زمانہ میں کہیں ایسی رکاوٹوں کا پتہ نہیں ملتا کہ مسلمانوں نے کبھی کسی مسلمان کو مسجد میں ذکر الہی سے روکا ہو۔ لیکن آج وہ زمانہ ہے کہ جس کی خوبیاں حد و نہایت سے بڑھی جا رہی ہیں۔ خود تو عام طور پر مسلمان مسجد میں نمازوں اور ذکر الہی کے لئے آنا گوارا نہیں کرتے۔ مسجدوں کی کثرت اور نمایاں کی قلت سے مساجد کس پرسی کی حالت میں پڑی ہیں۔ پھر جہان کہیں کسی قوم کو خوف خدا نے کسی مسجد کو آباد رکھتے اور اس میں ذکر الہی اور نماز پڑھنے کے لئے آمادہ اور منتخب کیا ہو ان کو طرح طرح کے چیل سے روکنا شیوہ بنا کر

اپنی نیکیت سہیر سے ہیں۔ کہیں جمعیت اور زور سے کام لیتے ہیں اور کہیں مقدمات کرتے ہیں۔ اور کہیں کہیں جبراً کسی کی مسجد کو چھین کر قانون اپنے ماتھے میں لے کر عدالت کی حفاظت میں جانے کے لئے نماز پڑھنے والے قریبی کو مجبور کرتے ہیں۔ کہیں کھلے طور پر بورڈ لکھ کر رکائے ہوئے ہیں کہ فرقہ مخصوص کے سوا یہاں جو نماز پڑھے گا۔ اس کو ذلت سے نکال دیا جائے گا حال میں نظائیر ہمارے سامنے موجود ہیں۔ جن میں احمدی جماعت کے حقدار لوگوں سے مسجدیں چھین لینے اور ان کو نمازین پڑھنے سے روکنے کے لئے طرح طرح کے جلسے کئے گئے۔ چنانچہ کپور تھلہ۔ انبالہ۔ وغیرہ میں مسجدوں کے مقدمات میں مخالفین کو سخت ذلت اٹھانی پڑی۔ اور اس بے لاگ اور پر انصاف حکومت کے انصاف سے مسجدیں احمدیوں کی دی گئیں۔

سیالکوٹ میں ایک حقدار احمدی سے مسجد چھیننے اور نمازوں سے روکنے کے لئے مقدمہ کیا گیا۔ جو دو عدالتوں سے خارج ہوا۔ اور اب مخالفین کی طرف سے چیف کورٹ میں اپل دائر ہے۔ ان لوگوں کا حسد ایسا بڑھا ہوا ہے۔ کہ سچ کو چیلنے سے کسی درجہ پر باز نہیں آتے ایک جج صاحب چیف کورٹ نے جن کے کمرہ میں یہ مقدمہ تھا یہ مناسب سمجھا کہ یہ مقدمہ بیچ ہی کرے۔ چیف کورٹ بیچ میں ارسال کر دیا لیکن مخالفوں نے مشہور کر دیا اور اخباروں میں لکھوا دیا۔ کہ مقدمہ ڈویژنل کورٹ میں واپس بھیجا گیا۔

اسی طرح لاہور میں گٹی والی مسجد مخالفین نے یورش کر کے احمدیوں سے چھین لینی چاہی۔ پولیس نے امداد کی۔ اس واسطے مخالفین کے منصوبے پیش نہ گئے۔ مقدمہ جاری ہے۔

## دی پی

یہاں یہ کہیں نام در سال ہوئے ہیں۔



# بلاد اسلامی

(منقول از اخبار جاسوسی گرج)

مفتی زید محمد اللہ اور مصر مطبوعہ ۲۲ اکتوبر ۱۹۲۲ء  
دریں مجلس انجمنی الفارسی کے عنوان سے ایک  
طویل مضمون ایران کے سرکاری گزٹ کے حوالہ  
سے چھپایا ہے جس کا ترجمہ بعض دلچسپی ناظرین  
جاسوس فرج ذیل کیا جاتا ہے۔ فارس کے لڑاکین  
سلطنت نے قوانین انتخاب پارلیمنٹ تیار  
کرنے کے بعد شہنشاہ ایران کی خدمت میں پیش  
کئے۔ بہرچشمی شاہ کجکلاہ نے انہیں پسند فرما کر  
بالفاظ ذیل اس کی تصدیق فرمائی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب صدراعظم صاحب  
جو قوانین ہمارے سامنے پیش ہوئے ہیں بالکل  
مستحسن ہیں اور ہم خوشی سے اجازت دیتے ہیں  
کہ ان پر عملدرآمد کیا جائے۔ ۳۰۔ رجب ۱۳۰۲ھ  
مظفر الدین

## قوانین انتخاب حسب ذیل ہیں۔

(۱) پارلیمنٹ کے ممبر امرا قاجار۔ علماء۔ طلباء  
علوم۔ سادات۔ تجار۔ صاحب املاک۔  
مزارعین۔ اور صناعتوں میں سے انتخاب کئے  
جائیں گے۔

(۲) جو لوگ پچیس سال سے کم عمر کے ہوں گے  
جو لوگ ایران کے رہنے والے نہ ہوں گے  
جو لوگ اپنی قوم میں مشہور نہ ہوں گے وہ ممبری  
کے لئے انتخاب نہیں کئے جائیں گے۔

(۳) عورتیں۔ لڑکیاں۔ نابالغ (۲۵ سال سے  
کم عمر کے) سزایافتہ۔ کج اخلاق۔ بد عقیدہ  
اور ملازمان سلطنت ایران اس انتخاب سے  
محروم رہیں گے۔

(۴) جو لوگ فارسی زبان میں نوشت و  
خواند نہ کر سکتے ہوں گے۔ وہ ممبر نہیں بنائے  
جائیں گے۔

(۵) ولایت طبرستان میں (۳۲) ممبر یعنی امرا

قاجار (۳) علماء و طلبہ (۱۵) سوداگر (۱۰)  
جہانگیر و آو کاشت کار (۱۰) دیگر اہل حرفہ (۵)  
چنے جائیں گے۔

صوبہ طبرستان کے علاوہ حسب ذیل دیگر  
صوبوں سے بھی مفصلہ تعداد ذیل ممبر  
انتخاب کئے جائیں گے۔

آذربائیجان میں (۱۲) خراسان و سیستان  
درت میں (۱۲) گیلان و طاش میں (۶)

مازندران۔ تنکائن و استر آباد میں (۶)  
خرمہ قزوین و شمس میں (۶) کرمان و

بلوچستان میں (۱۲) فارس و جہاد میں (۱۲)  
عربستان۔ لرستان و برد و جہاد میں (۶) کرمانشاہ

و کروس میں (۶) کردستان و مہلان میں (۶)  
استخران و روم و سوادہ میں (۶) خرمش

طبر۔ تولیس کان و تہوند میں (۶) جہاد (۶)  
(لیکن اللہ اعلم) میں (۶) دی گئی ہے

جس سے شبہ پڑتا ہے۔ کہ وہ میزان غلط  
ہے یا یہ وجہ ہو کہ کسی صوبہ کی تعداد غلطی

سے کم لکھ دی گئی ہو۔ جس کا اندازہ ناچیز  
ایڈیٹر نہیں لگا سکتا۔ کیونکہ جیسے ترجمہ کر دیا

گیا ہے۔ (ایڈیٹر)

(۱۰) یہ امر لازم ہو گا کہ انتخاب کرنیوالوں  
کی تعداد دو سو سے زیادہ ہونے پائے ہر شہر

اور ہر صوبہ کی طرف سے ایک ممبر منتخب ہو گا اور ہر  
صوبہ کے صدر مقام میں انتخاب کا بھی انتخاب

یعنی انتخاب ثانی ہو گا۔

(۹) ہر ایک ضلع و صوبہ میں ایک انتخابی کمیٹی  
تایم ہوگی۔ اور وہاں کا حاکم صدر جلسہ ہو گا

اور چھوٹی چھوٹی ماتحت کمیٹیاں بھی ہر جگہ قائم  
کی جائیں گی اور انہیں کمیٹیوں کے ذریعے

ممبر یا نائب انتخاب کئے جائیں گے۔

(۱۰) انتخاب کرنے والوں کے خلاف جو  
عرضیاں گذرین گی وہ انتخاب میں مانع نہ ہوں گی

(۱۱) جن لوگوں کو مرکزی ماتحت کمیٹیوں کی  
نعت کچھ شکایت ہو۔ وہ صوبہ کی صدر

کمیٹی سے شکایت کر سکتے ہیں اگر وہاں سے  
شکایت رفع نہ ہو۔ تو پھر وہ اپنی شکایت

پارلیمنٹ میں بھیج سکتے ہیں۔  
(۱۲) اگر کوئی ممبر وہ انتخاب ثانی سے چھ ماہ  
پہلے مرجلے یا مستعفی ہو جائے تو اس کی

جگہ فوراً دوسرا منتخب کر لیا جائیگا۔

(۱۳) ہر ولایت کی انتخابی کمیٹی پر واجب کہ وہ  
منتخبین کے نام فوراً پارلیمنٹ میں بھیج دے۔

تاکہ انہیں انتخابات میں شہر کر دیا جاوے۔

(۱۴) منتخب شدہ ممبروں کو لازم ہے کہ اپنی مقامی  
کمیٹی سے اپنے انتخاب کی نسبت ایک ساری شکایت

سے لیں۔ تاکہ پارلیمنٹ میں ان کے لئے ثبوت ہو۔

(۱۵) انتخاب بذریعہ قرعہ اندازی یا کثرت رائے  
سے ہو کرے گا۔ (عربی کے یہ اصل الفاظ

کس قدر پیارے معلوم ہوتے ہیں۔ کہ  
کیونکہ انتخاب بالقرعہ و بالکثرت رائے اور بالکثرت رائے

عربی سمجھ سکتے تو میں سارا مضمون عربی ہی میں  
نقل کر دیتا۔ (ایڈیٹر)

(۱۶) منتخب شدہ ممبروں کے نام بعض اگلی  
عوام اخبارات میں شائع کر دئے جائیں گے۔

(۱۷) جو ممبر شہر سے اور دیہاتوں میں منتخب  
ہوں گے۔ ان کی شرکت کی جگہ و انتظام

حاکم صوبہ و ضلع مقرر کر دیگا۔

(۱۸) حکومت ایران پر واجب ہے کہ رسم قرعہ اندازی  
ورائے دہی کے فارم پہلے سے چھپوا کر چلک

میں تقسیم کر دے۔

(۱۹) جو لوگ منتخب ہو جائیں ان کو فوراً طہران  
میں پہنچ جانا چاہیے۔ کیونکہ خاص طہران میں

انتخاب پورا ہونے ہی پارلیمنٹ کا افتتاح  
ہو جائے گا۔

(۲۰) نائبان پارلیمنٹ کی تنخواہ پارلیمنٹ خود  
اپنی مرضی سے مقرر کرے گی۔

(۲۱) ہر ممبر صرف دو سال کے لئے منتخب ہو گا  
اور اس میعاد کے ختم ہوتے ہی نیا انتخاب شروع

ہو جائیگا۔  
(۲۲) پارلیمنٹ کے جن نائبین کو انتخابی کمیٹی  
کے متعلق کوئی شکایت ہو تو وہ اپنی عرضیاں

پریڈنٹ پارلیمنٹ کے پاس بھیج دیں۔



## انتخاب للاخبار

پنشن - فریڈینیڈ پاشا مرحوم سلطانی مدرسہ طبی کے ایک استاد کی وفات پر شاہی محکمہ پنشن نے ان کے پس ماندوں کے لئے (۲۵) قرش ماہوار کا وظیفہ مقرر کیا۔ (لسان)

تحالف حرمین - وزارت اوقاف تحالف حرمین کی فہرست باب عالی میں پیش کی جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس سال زیادہ تر کپڑے بھیجے گئے ہیں اور یہ تحالف امین حرۃ ہمایونی کے ساتھ جائے گے۔ ان کپڑوں کی تقسیم امین موصوف کانی افونج محافظ قوئل اور مشائخ حرمین کی نگرانی میں کی جائے گی۔

کامیاب طلبہ - اس سال شکی بیٹری کالج سے ساٹھ طالب علم کامیاب ہوئے جن کو بھنا بٹھ سند اور میدانی اور قلعہ جات کے گولہ اندازوں میں چاندش کا رتبہ ملا۔ اور فوراً ان کو منتقل فوجوں میں جگہیں مل گئیں۔

طبی جماعت - گورنمنٹ عثمانیہ ہر سال ماہ شوال المکرم کے شروع ہوتے ہی ایک جماعت ہوشیار ڈاکٹروں کی سرزمین حجاز میں بھیجا کرتی ہے۔ تاکہ حاجیوں کی صحت و صفائی کی کامل نگرانی رہے چنانچہ اس سال بھی ڈاکٹر لکھنوی کا انتخاب ہو گیا۔ اور وہ بعد عید روانہ ہو جائیں گے۔ یہ لوگ چار حصے ملک حجاز میں بسر کرتے ہیں۔

جدید تار و پیڈ و شکن جہاز - کنسٹیبل مارشل پاشا جن کو مقام جنیوہ اس خدمت پر مامور کیا گیا تھا کہ اٹلی کے کارخانہ انسالد و آرم اسٹراک سے سات تار و پیڈ و شکن جنگی جہازات جو حسب فرمائش عثمانیہ تیاری کے قریب ہیں جا کر لے آئیں۔ اب وہ ان جہازوں کو لے کر آستانہ علیا کی جانب آرہے ہیں۔

معدنیات - حکم سلطانی صادر ہوا کہ دولت فہمی پاشا ناظر رسومات کی زیر صدارت ایک کمیٹی ان متعدد معدنیات کی تحقیقات کے

لئے مرتب کی جائے۔ جو ایک سال کے عرصہ میں قلمرو عثمانیہ کے اندر دریافت ہوئی ہیں کئی ایک تجربہ کار افسر اور خاص کر وزیر جنگلات اور معادن دوستو سلیم پاشا بھی اس کمیٹی کے ممبر ہوں گے۔

عثمانی فوجی مدرسہ - فوجی مدرسہ پیکادی میں کامیاب طلبہ کو علمی تمغہ جات عطا کر کے کا جلسہ بڑی شان و شوکت کے ساتھ ہوا۔ اول درجہ میں پاس ہونے والے طلبہ کو سنہری اور دوم درجہ والوں کو روپسلی تمغہ جات دیے گئے۔ زکی پاشا کمان افسر توپ خانہ صدر انجمن قلعہ اور جلال آباد سلطان المظفر کی طرف سے یقین افسر شریک ہوئے تھے۔ جنہوں نے طلبہ اور حاضرین کو شاہی سلام پہنچایا اور سب لوگ زور سے چیخ اٹھے۔ پادشاہم چوق یشار دوستو زکی پاشا اور عصمت آفندی (جو اس سال سب میں اول پاس ہونے والا طالب علم

تھامے تقریریں کیں اور عصمت آفندی نے کہا کہ ہم فوجی نوجوانوں کو ملک و دولت پر اپنی جانیں فدا کرنا چاہیے۔ اور اپنے افسروں کی تعمیل حکم میں ذرا بھی چون و چرا نہ کرنی چاہیے اس طالب علم کی تقریر نہایت جوش سے پوری ہوئی تھی جس کو سن کر حاضرین نعرہ ہائے مرثارتے اور پادشاہم چوق یشار کی صدائیں بلند کرتے تھے۔ آخر میں صدر مجلس نے چہرہ کامیاب طلبہ کو سنہری اور اسی قدر کہ روپسلی میڈل اپنے ہاتھوں سے پہنا کر انہیں مبارکباد دی۔ دعا پر جلسہ ختم ہوا۔

نمائش دستکاری - استنبول کے مدرسہ دستکاری کے طالب علموں نے اپنے ہاتھوں کی بنائی ہوئی چیزوں کے نمونوں کی نمائش کو لی ہے یہ نمائش عید الفطر کے دنوں تک برابر کھلی رہے گی اور لوگ وہاں کی چیزیں دیکھنے جائیں گے ممبران کمیٹی تجویز انعام نے تین رنگوں کے لئے اعلیٰ انعامات مقرر کئے ہیں روحنی تصویر اور نقشہ کشی کا انعام سامی یک کو فن کی تعمیر کی انجیز کا انعام سیر و تفریحی خدی کو۔ اور پلیٹ کو۔ دینے کا انعام

الکسان آفندی بویاجان کو ملا۔ (پسہ اخبار)

ایران کی آزادی | سر ایڈورڈ گرے نے ہاؤس آف انکسٹا وروس درمیا کا نمبر میں سرنہری کان کے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ روس سے جو

قرار داد ہوگی اس میں ایران کی آزادی اور اس کے علاقہ کی اصلیت برقرار رکھی جائیگی۔ "پہر آخریہ قرار داد کون باڈ میں ہوگی؟ ضرور ہے کہ تجارتی حقوق و فوائد کی تقسیم دونوں کی نسبت حقیقتیں کا سمجھنا اصل مقصود تھوڑا ہو پس یہی اس کے حق میں انجام کار رسم قائل ثابت ہوگی ممبران انکسٹا لاکہ انکار کریں اور یہی خواہاں ایران کو لاکہ اطمینان دلائیں۔ لیکن اگر مجوزہ معاہدہ کی صورت میں ایران کے لئے کسی پیلو سے کوئی نیا فو شروع ہونے والا نہیں تو پہر جدید عہد و پیمان کی ضرورت ہی کیا ہے اور یہ اطمینان کس خدشہ کی طرف دلایا جاتا ہے۔ ان باتوں سے تو انہیں لوگوں کو تسلی ہو سکتی ہے۔ جو وہل یورپ کی ویکو مشیک چالوں اور ان کی قدیم عادت سے واقف نہ ہوں ہیں تو قوی اندیشہ ہے کہ روس اور انگلستان کا اتفاق ایران کے حق میں جلدی یا بدیر مگر ضروری بعض اہم انقلابات اور پریشانیوں کا موجب ہوگا۔ شکر ہے کہ کچھ گلاہ کی بیدار مغزی سے وہاں بھی اب ایک پارلیمنٹ قائم ہو گئی ہے جس کے اراکین اگر ہوشمندی اور انجام مینی سے کام لیں تو انہیں بے خطرہ کی بہت کچھ پیشندی کر سکتے ہیں۔

ترکی اور بلغاریہ - معاصر المود مصر جو الکار سپانڈس پائیکس کہتا ہے کہ اندون بلغاریہ نے ترکی سے میل اور قربت حاصل کرنے کی بہت کچھ خواہش ظاہر کی ہے حال میں فرڈی نینڈ والی بلغاریہ اور دوستو نجیب پاشا مستعد عثمانی کی جو ملاقات ہوئی ہے باوی انظر امین اس ملاقات نے سلطنت عثمانیہ اور بلغاریہ کے دوستانہ تعلقات پر بہت اچھی روشنی ڈالی ہے امیر بلغاریہ نے دوستو نجیب پاشا کی خاطر مدد و عزت کرنے میں کوئی وقفہ فروگزاشت نہ کیا اور بوقت رخصت اسٹیشن تک پہنچاتے ہی آئے۔

حضور سلطان المظفر نے امیر موصوف کی اس مخلصانہ دوستانہ کارکردگی کو بہت پسند کیا اور اپنی خوشی ظاہر کی



# بدرضا

مورخہ ۱۴ شوال ۱۳۲۴ھ مطابق ۲۲ نومبر ۱۹۰۶ء

**ایک اور نشان** جیسا کہ قدیم سے سنت اور جاری رہا ہے اور جیسا کہ پہلے سے کہا گیا تھا اس زمانہ میں بھی خدا کے صادق رسول کے مقابلہ میں نبوت اور رسالت اور امامت اور خلافت کے بہت سے مدعی پیدا ہو رہے ہیں جن میں سے ایک کا دعویٰ ہے کہ یہ اخبار روزانہ لکھنے والا ہے اور ایک اور نیا ملہم اور خلیفہ کی سرخی سے بھرنا شروع کیا ہے۔ ضرور تھا کہ ایسا ہوتا تاکہ بعد میں کوئی یہ نہ کہہ سکے کہ اس زمانہ کا رخ ہی ایسا تھا اور ایسا ہی ایسے جیسا ہو چکے تھے کہ اگر کوئی تو بھی مدعی پیدا ہوئے گا تو وہ بھی کامیاب ہو جائے۔ ایسے شخصوں کا وجود انہیں ضروری تھا تاکہ ضائق اور کافور کے درمیان فرق ہو جاوے اور تاکہ معلوم ہو جاوے کہ جو لوگ خدا کی طرف سے آتے ہیں ان کی کیا بات ہے اور جو شیطان کے پیروکار ہوتے ہیں ان کا کیا حال ہو رہا ہے جیسا کہ ایک جگہ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں: "ہر ایک چیز کا قدر و منزلت مقابلہ سے ہی معلوم ہوتا ہے اور پھول کی خوبی اور لطافت تب ہی ظاہر ہوتی ہے کہ جب خار گیس کے پھول ہیں۔" گرنہ بودے در مقابل اسے مکر دیا۔ کس چہ دانستے جمال شاہ گلفام و گزینتا دے چشمے کار در جنگ منبر کے شد سے جو پریشان شیرخون شام و شمشیر ہوا تو تاریکی است و تیرگی و از جہالت ہست عز و وقار عقل نام را محبت صادق و نقص و قبح روشن تر شود عندنا عقل ثابت سے کہ نہ الزام را ہمارے دیکھتے دیکھتے کئی ایک جوٹھے مدعی نکالے اور نام لادی کے ساتھ ملا کر ہونچکے ہیں جن میں سے ایک نازہ سال چراغ دین جہول کی ہے جو کہ مسیح بنوعی ہو کہ آٹھ سے عرصہ میں بعد پہنچے

دو بیٹوں کے طاحون کا شکار ہو گیا۔ اس نئے مدعی امامت کا نام قاضی عبدالعزیز تھا انیسویں ہے۔ وہ کہتا ہے کہ میں مجدد اسلام ہوں اور جائز خلافت یافتہ ہوں اور اس کی بنا بعض خواہوں پر تباہ ہے لیکن اس بات کا منکر ہے کہ اس زمانہ میں کسی کو امام ہو سکے۔

**نامناسب بیعت** ایک شخص نے کلکتہ کے عیسائی اخبار اپنی فیمنی سے سوال کیا ہے کہ پادری صاحبان کے واسطے دلچ میں شامل ہونا شرعاً جائز ہے یا کہ نہیں۔ تو ایڈیٹر صاحب جواب دیتے ہیں کہ شرعاً تو جائز ہے مگر یہ امر نامناسب ہے کہ پادری صاحبان ناچ کی مجلس میں شریک ہوں۔

**عید مبارک** شنبہ کا دن گزرنے کے بعد شام کو عید کا چاند آسمان پر نمودار ہوا اور روزہ داروں کے واسطے ان کی عبادت کی تکمیل کی خوشخبری لایا۔ پس بیت وارس کے من عید ہوئی۔ صبح قریب دس بجے کے سجدہ نصیحت میں نماز عید ادا کی گئی علاوہ ان احباب کے جو قریب قریب کے جہات سے تشریف لائے۔ بیرون تجارت میں سے لاہور سے شیخ رحمت اللہ صاحب ڈاکٹر محمد حسین شاہ صاحب۔ بابو محمد اشرف صاحب۔ برادر فتح محمد صاحب۔ ضیاء الدین صاحب۔ سید طفیل حسین صاحب۔ شیخ تیمور صاحب اور اہل بیت سر سے شیخ نور الدین صاحب کیور تھا۔ شمشعی محمد اور صاحب اور دیگر صاحبان نماز عید کی خاطر تشریف لائے خطبہ حضرت مولوی نور الدین صاحب نے پڑھا۔ خطبہ انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ کسی اخبار میں دینا نظر میں کیا جاوے گا

**حال کے علماء اسلام** پیسہ اخبار میں ایک صاحب محمد عبدالقادر تاج نام ایک مشہور شائع کرتے ہیں۔

جس کی سرخی ہے۔ ہمارے ذریعہ معاش اس نئے مدعی امامت کے قول میں علمائے اسلام کا بھی کچھ تذکرہ کرتے ہیں۔ جن میں سے بعض فقرے نقل کئے جاتے ہیں۔ علماء کے متعلق ایسے فقرات کا اعتبار دین میں شائع کرنا ان دو باتوں میں سے ایک ضرور منوطا ہے کہ یا تو قوم کی حالت ایسی گر گئی ہے کہ علماء کی قدر نہیں رہی یا علماء کی حالت ایسی زوی ہو گئی ہے کہ وہ قابل قدر نہیں رہے ہر دو صورت میں زمانہ کسی مصلح کو طلب کرتا ہے وہ فقرات یہ ہیں۔

اسی طرح سے اور بہت سے علمائے اولین نے تجارت کو پسند فرمایا ہے اگر علمائے میں سے کسی نے پسند نہیں فرمایا ہے تو ہمارے علماء ہند میں ہمیشہ گداگری تجارت کے مقابلہ میں سہل الحصول اور کثیر المنفعت اور آرام سے پرہیز حاصل کر لیتا۔ چین و ہنگ سب لگے نہ چٹکری او رنگ چوکھا ہو۔ پیشہ گداگری جائز اور مقرر کر رکھا ہے۔ جو دوسروں کے آگے ہاتھ پھیلائے کو فدا بھی عار اور شرم خیال نہیں فرماتے اور باوجود اس کے اکثر گداگری کے پیشہ میں بہت بڑے مالدار بھی ہو گئے۔ پھر وہ بھی وہ تجارت کے پاس نہیں بھٹکتے اور زکوٰۃ اور فی سبیل اللہ دینے کے لئے کسی کار خیر میں ان کا ہاتھ دراز نہیں ہوتا تجارت کو فروغ دینے کے لئے علم و عقل اور رہبر کی زیادہ ضرورت ہے۔ علم و عقل میں تو ہمارے علمائے کا حق ہے جو تجارت میں تخرج کرنے سے نفرت اور علیہ انہی خزانہ کو باعث تنزل فرما لیں سمجھتے ہیں۔ اور بار و پیہ کا نہ ہونا یہ بھی معقول طور پر سے زیادتی کیساتھ فراہم ہو سکتا ہے لیکن ہمارے علمائے کا حق اہل اسلام میں اتفاق اتحاد کا ہونا ضروری ولازی ہو اور خاص طور عام مسلمانان اتفاق ایسا گیا ہو جیسے کہ ہوں سر کے سینک۔

اگر ہمارے علمائے کرام و صلحا عظام اپنی جاوہری تفریق صرف ہندوستان ہی کے مسلمانین اتفاق اور اتحاد مبارک دین تو تجارت اور سلطنت ان کی واسطے الدیانت کے گہرے موجود اور طیار رکھی ہوئی ہے۔ مگر انہیں تو یہ جو کہ خود علمائے میں اتفاق کی غواہی رہی، اس سر زمین بیکار

۱۴ شوال ۱۳۲۴ھ مطابق ۲۲ نومبر ۱۹۰۶ء



# نبارک تقریب

صاحب زادہ شریف احمد کے نکاح پر مبارکباد و ناظرین نے اخبار ہذا کے صفحہ ۲ پر دیکھی ہوگی۔ یہ تقریب بہت سے پہلوؤں سے بڑی خوشی اور خدا تعالیٰ کی حمد و تائید کا موجب ہے۔ منجملہ ان کے ایک یہ ہے کہ جناب خلیفہ صاحب محمد عینان نے سلسلہ حقہ کے ساتھ رب سچے اخلاص اور عقیدت کے سبب اپنے وطن والوں پر اپنی جاگیر کے بند سکونت اختیار کرنے پر قادیان کی رہائش کو ترجیح دی اور ہجرت کر کے حضرت امام علیہ السلام کے قدموں میں آ بیٹھے۔ تو خدا تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے ان کا ایک تعلق اس خاندان کے ساتھ کرایا۔ جس کے واسطے قیامت تک برکتوں اور رحمتوں کے بڑے بڑے عظیم الشان وعدے خدا نے کئے ہیں۔ خدا تعالیٰ کی مشیت نے جو عزت حضرت مرزا صاحب کے طفیل اس خاندان کو بخشی ہے وہ تو ظاہری ہے کہ عنقریب بڑے بڑے بادشاہ اس خاندان کے ممبروں کی کفایت برداری اپنے واسطے فخر سمجھیں گے اور جو روحانی درجہ خدا تعالیٰ نے اس آدم کو عطا فرمایا ہے وہ بین ہے کہ زمین کے چار کوفوں میں سے خدا تعالیٰ نے اپنی رسالت کے واسطے اس ایک شخص کو برگزیدہ کیا ہے۔ لیکن اس عزت روحانی کے علاوہ خدا تعالیٰ نے اپنی سنت تدریک کے مطابق اپنے مامور کو ایک اعلیٰ خاندان سے برگزیدہ کیا ہے۔ جس کے ممبر تخت شاہی پر بیٹھنے والے اور ریاستوں اور جاگیروں کے مالک گذرتے ہیں اور پھر آج اس گہر کو خدا تعالیٰ نے اپنی برکات کا ایسا نزول گاہ کیا ہے کہ جس قدر عزت، آرام اور آسائش کے سامان اس گہر کے واسطے زمین کے ہر طرف سے ہوتا ہو رہے ہیں وہ بڑے بادشاہوں کی واسطے بھی نصیب نہیں۔ پس ہر پہلو سے

یہ خدا تعالیٰ کا ایک خاص فضل جناب خلیفہ صاحب اور ان کی دختر نیک اختر کے واسطے ہے اور ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ یہ تعلق ان جانبین کے واسطے خدا تعالیٰ کی بڑی رضا مند کے حصول کا ذریعہ اور اس کے قرب کے حاصل کرنے کا موجب ہو اور قیامت تک اس پر برکت نازل ہوں۔

Digitized by Khilafat Library

## نبارک ایک خلیفہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

حضرت اقدس عالی جناب مفتی صاحب الاسلام علیہ السلام در رحمۃ اللہ و برکتہ۔ راقم الحروف خاکسار و کٹر عبدالمجید خلیفہ احمدی نجیب آبادی گذارش پر دراز ہوں کہ میں مقام لکھنؤ ضلع سہارن پور سے عرصہ چھ سات ماہ کے بعد واپس نجیب آباد آیا ہوں اگر احمدی بایون سے مل کر مسرت حاصل ہوئی اور بہت سی نئی باتیں بیان کے متعلق دیکھیں منجملہ ان کے ایک نجیب آبادی منکر یعنی ملا نجیب اللہ نور بان مدرس مدرسہ عربی نجیب آباد کا وہ سلسلہ مراسلت ہے۔ جو بھائی عبد العظیم خان صاحب احمدی کے ساتھ جاری رہا افسوس کہ میرے مذکور الصد بھائی کی بروہاری اور درگند نے ایک گستاخ شخص کے قابل شرم حرکات کو بلکہ پراسوت تک ظاہر نہ ہونے دیا۔ اور سلسلہ مراسلت قطع ہونے پر طرفین کی تمام تحریریں اخبار کے ذریعہ سے شائع ہو چکی ہیں جو وہ دعوات زبانی سننے یا جو تحریریں میری نظر سے گزریں۔ اس طرح میں کہ کسی غیر احمدی شخص سے جماعت احمدیہ شائع نہ کرے گا۔

بشہار بھائی عبد العظیم خان صاحب سے لیکر ملا نجیب اللہ کو لے جا کر دیکھا یا۔ ملا صاحب نے آؤ دیکھا نہ تاؤ۔ جوش میں آکر اشتہار کی پشت پر بھائی عبد العظیم خان صاحب کو مخاطب کر کے ایک تحریر لکھ بھیجی جس میں نہ سلام تھا نہ بسم اللہ

اور حمد و ثناء سے شروع ہوئی تھی۔ نہ اخیر میں کاتب کا نام تھا۔ نہ ایسا صاحب موصوف نے اس کا جواب بدوں کسی خاص شخص کو مخاطب کیے ہوئے لکھا کہ کیونکہ نجیب اللہ نے اس تحریر میں اپنا نام نہیں لکھا تھا۔ اور اس طرح لکھا کہ اس تحریر کے راقم کو واضح ہو کہ اللہ! اسی جواب میں یہ فقرہ بھی لکھ دیا تھا کہ درجس شخص کو اس کی بزدلی نے اپنا نام و نشان بھی ظاہر نہ کرنے دیا۔ وہ ایسا ایسا کیوں کرتا ہے اللہ!۔ اس وقت ملا نجیب اللہ کا وہ خط اور بھائی عبد العظیم خان صاحب کا یہ جوابی خط میرے پاس موجود ہیں۔ وہ بڑے بڑے ناظرین کرتا (بھلا مولوی نجیب اللہ تو کیوں شائع کرنے لگے ہیں۔ ان کے پاس یہ دونوں تحریریں یقیناً موجود ہونگی۔ اگر عنایت کریں تو بڑی عنایت ہو تاکہ شائع کر آئی جاویں) بھائی عبد العظیم خان صاحب نے اپنا خط لکھ کر اسی حامل خط کو دیدیا جو مولوی نجیب اللہ کے پاس سے وہ تحریر لایا تھا۔ ملا نجیب اللہ نے بھائی عبد العظیم خان صاحب کے خط کا جواب دیا وہ موجود ہے۔ جس کو ناظرین اسی مضمون میں ملاحظہ فرمادینگے۔ ملا نجیب اللہ کے اس خط کو بھائی عبد العظیم خان صاحب نے برابر مکرم اکبر شاہ خان کے پاس بھجوا دیا۔ انہوں نے فوراً ایک خط بھائی عبد العظیم خان صاحب کو لکھا اور چونکہ اس خط کی بھی صحیح نقل موجود ہے۔ لہذا ناظرین کی دل چسپی کے لئے وہ بھی پیش کیا جاتا کہ بھائی عبد العظیم خان صاحب کے پاس براہ مکرم کا خط جس وقت پہنچا۔ انہوں نے اسی خط کو نجیب اللہ کے پاس ایک شخص کے ہاتھ بھجوا دیا۔ جس کے بعد تاہنوز خاموشی ہے۔ وہ دونوں خط یہ ہیں۔

مولوی نجیب اللہ کا خط بنام مفتی عبد العظیم خان صاحب  
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

مفتی محمد عبد العظیم صاحب آپ ملاحظہ فرماتے ہیں عفوئہ ہذا کے اپنے معلم اول کو بلا لیتے اور بند کا بھی ان سے مباحثہ کرایئے۔ بزدلی اور شجاعت اس وقت آپ کو معلوم ہو جاوے گی۔ بیچارہ مفتی محمد اکبر شاہ خان نجیب اللہ میں کیا شائع کریں گے۔ کا تعذیب یہی خراب کرے



میں اگر آپ کو غیرت اور شہرہ ہے۔ تو فوراً اپنے  
معلم اول کو بلا لیں گے۔ ورنہ نہیں۔ بندہ بھی  
تمنا ہے کہ جو موجود ہے۔ معلم اس سے جو ہو کہ کے  
جلال میں آپ صاحبان کو چھوڑنا ہے۔ بندہ کو خوب  
معلوم ہے۔ ہذا معلم اول سے حیلہ کا جال پھیلایا ہے  
کیونکہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آج  
تک ..... اہل بیت و جماعت میں سے  
کوئی اس عقیدہ کا نہیں ہوا۔ اگر معلم اول آپ کے بلانے  
سے نہ آئیں۔ اب یہی عریضہ ان کی خدمت میں بھیجیں  
بندہ کے خیال میں اگر وہ اپنے عندیہ میں صادق  
میں ضرور چلے آئیں گے ورنہ نہیں۔ اگر آپ ان  
سے مباشرت نہ کر سکیں گے تو بندہ کے پاس اس  
بارہ میں کوئی تحریر و پیام نہ بھیجیں۔ بخدا اگر آپ  
اس مباشرت کو کر لیں تو معاملہ بالکل صاف ہو جائیگا  
فقط۔

نجیب اللہ از مدرسہ جامع مسجد نجیب آباد۔ ۲۴ جولائی

برادر مکرم مولوی اکبر شاہ خان صاحب  
کا خط بہ نام منشی عبد العظیم خاں صاحب  
بسم اللہ الرحمن الرحیم  
خدیوہ و نعلی علیہ السلام  
اخویم منشی

عبد العظیم خان صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ  
آپ کا مسئلہ میان نجیب اللہ کا محرہ پرچہ جو آپ کے  
نام ہے۔ میں نے دیکھا اور اب معلوم ہوا کہ وہ  
پہلا گنام پرچہ ہی نہیں حضرت کا تھا۔ شکر کیجئے کہ وہ  
پرچہ سے باہر تو نکلے اور بسم اللہ و حمد و نعت  
کو بھی یاد رکھا۔ میان نجیب اللہ کا پرچہ سے باہر آنا  
تو گویا جامہ سے باہر آنا ہے۔ دیکھئے تو سہی وہ  
کس قدر جامہ سے باہر ہوئے ہیں اور نجیبی اس  
امر کو ثابت کر دیکھئے کہ وہ اپنے نفسانی جوش پر  
ہرگز قابو نہیں پاسکے۔ خیر وہ اور دو چار گالیوں  
دو چار نہیں۔ اگر نہ گالیوں بھی سنائیں تو آپ صبر  
سے کام لیں اور استقلال و استقامت دکھائیں  
تعبیب ہے کہ بلاوجہ بیچارے نجیب اللہ نے اس عاجز  
کو گالیوں دی ہیں۔ اور لطف یہ ہے کہ بزدلی و  
شجاعت کا امتحان دینے کے واسطے اس قدر آمادہ  
ہیں۔ کہ جوش آمادگی میں غریب عجیب مہمل و لاعینی  
فقرات استعمال کر رہے ہیں۔ مثلاً بہت سی گالیاں

دینے کے بعد اسی پرچہ میں جکتے ہیں۔  
معلم اول نے جو وہ ہو کہ کے جال میں آپ  
صاحبان کو پھنسا دیا ہے۔ یہاں میں کی محفل  
اور باطنی فقرہ ہے۔ اگر میں نجیب اللہ سے  
قدر غصہ و غضب سے کام لے کر اپنے  
آپ کو ایسا بدمزاج ظاہر نہ کر لے۔ تو میں ان  
سے اس فقرہ کے معنی تو ضرور ہی دریافت  
کر تا۔ مگر اب میں کسی طرح مناسب نہیں سمجھتا  
کہ ایسے مغلوب الغضب (مگر قومی بزدل)  
شخص کو اپنا مخاطب بناؤں۔ بھلے اس کے  
کہ میرے بدر کے مطلوبہ جیلج پر ان لوگوں  
کو کچھ غیرت آتی یا میرے حکم کے دھواں پڑے  
مضامین کا جواب شائع کرتے۔ مجھ کو کہتے  
اور گالیاں دیتے ہیں اور میرے کاغذ دیباہی  
کے خراب ہونے کا غم کرتے ہیں۔ ہمارے  
امام علیہ السلام کی تصانیف کا تو کیا ان کے  
اگلے غلام مجھ جیسے شخص کی تحریر ان کا جواب  
بھی ان سے بن کر نہ کیا۔ اور گالیاں دیتی ہیں۔

شروع کر دین۔ مجھ کو اس وقت برادر مکرم  
حضرت مضطر صاحب کا شعر یاد آیا۔  
مجھے دین گالیاں مجھ کو کہیں تحقیق کے کلمہ  
مجھے منظور جو ہو مقتضا ان کی شرافت کا  
بھائی صاحب میری رائے یہ ہے کہ آپ کے پاس  
ملاحی کے اس پہلے گنام پرچہ اور اپنے  
جوابی رقعہ کی نقلیں تو ہوں گی ہی اور یہ گالیاں  
سے لبریز رقعہ ان کا موجود ہی ہے ان سب  
تحریروں کو اپنے ایک مفصل آرٹیکل کے ہمراہ  
اخبار میں چھپوا دیجئے۔ ہزار ہا سمجھدار لوگوں  
کی نظر سے گذرے گا اور یہی اصلیت ظاہر ہو  
جامدے گی۔ جو باتیں کہ ساری دنیا میں شائع  
ہو سکتی ہیں۔ ان کو اگر کوئی گنام مگر مغرور شخص  
نہ سے یا اپنی زبان سے بڑا بھلا کہتا ہے۔  
تو ہمارے ہی کیا ہے۔ ہاں اگر کوئی مرد میدان  
بن کر راستی پر خاک ڈالنے کے لئے نکلیگا  
اور کوئی رسالہ یا مضمون شائع کریگا یا تحریر  
مباحثہ پر آمادگی ظاہر کرے گا۔ تو اچھی طرح اس  
کی سرکوبی کے لئے یہ عاجز موجود ہے اور

انتشار دہندہ قلم اس کی اسی طرح خبر لیا دیتی  
جیسی کہ حکیم مولوی صاحب اللہ خان صاحب کے  
مضامین شائع ہوتے ہیں ان کی خدمت کی گئی  
تھی کہ وہ آج تک دم بخود ہیں اور صدمے  
برنخواست کی کیفیت موجود ہے۔ اس عاجز  
اور مولوی احمد اللہ خان صاحب کی تحریر ان  
سے ملک و وطن نے جو نتیجہ نکالنا تھا۔ اب آپ  
میں سے وہ جو چاہیں کہہ جائیں۔ ہم کو اس  
سے غرض کیا۔ اس پرچہ میں میان نجیب اللہ  
نے کئی جگہ معلم اہل لکھا ہے۔ جس سے بظاہر  
معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضرت اقدس علیہ السلام  
مراد ہیں۔ اور ان کو مباشرت کے لئے بلایا ہے  
مجھ کو یہ دیکھ کر بڑی ہنسی آئی بزدل اور چوٹھے  
لوگوں کی یہ بھی ایک خاص پہچان ہے کہ وہ مقابلہ  
کو کسی ایسی ہی غیر ممکن شرط کے ساتھ مشروط  
کر دیا کرتے ہیں۔ بقول شخصے نہ ذمن تیل ہو گا  
نہ راد نہا جیگی۔ بھلا غور تو کیجئے۔ کہ بیچارے  
نازیہ حسین مجبور دہلی۔ محمد حسین سیالوی۔  
محمد بشیر سوہاوی۔ اسماعیل علی گڑھی۔ غلام شگیر  
قصوری۔ عبد الجبار۔ عبد الحق غزنوی۔  
مر علی شاہ گولڑوی۔ شمار اللہ امرتسری  
وغیرہ وغیرہ اس امام برحق کے مقابلہ میں بہت  
کچھ منہ بک کھا چکے ہیں۔ اور بڑی بڑی ذلتیں  
اٹھا چکے ہیں۔ ایک معمولی ملا جس کو اردو بھی  
لکھنا نہیں آتا۔ اور جو یہ بھی نہیں جانتا کہ  
پیشگوئی کے متعلق محض اجمالی ایمان کی  
ضرورت ہے۔ پیشگوئی کے وقوع سے پیشتر  
تفصیلی ایمان فعل عبث ہے اور پیشگوئیوں  
کے متعلق مقتضائے عقائد کو پیش کرنے کا کہاں  
تک حق ہے (اپنے مقابلہ کے لئے اس شہنشاہ  
طریقہ مرد میدان شریعت جبری اللہ فی  
حلال الانصار امام زمان مسیح موعود و  
مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بلا تا ہے  
آپ ذرا ہی اس مشتعل کرنے والی تحریر سے  
متاثر نہ ہوں اور مطمئن رہیں کہ ہمارے امام  
علیہ السلام کا شاید بیس بیس برس کا الہام  
ہے۔ انا ایمان من امر اداھا نلک۔ الیہم



سینچیس سال سے برابر شیر برہنہ کی طرح ہر موقع پر اپنی تجلی ظاہر کرتا رہا ہے اور ہمیشہ تو میں کرنیوالوں کی یہ حالت ہوتی ہے کہ کسی کو جذام ہو لے کسی کو فلت حاصل ہوئی ہے کوئی دیوانہ ہو کر مرا ہے کسی کو سانپ کے دس لپے باقی رہا رسالہ خطاب المسیح جن کو بخیب اللہ کو پراگاز ہے۔ اس کا نہایت مفصل و مشروح وندان شکن رد قول الفصح کے نام سے خود و مناد مولانا مولوی عبد الرحیم صاحب میرٹھی کو حکیمین جو غفر میب طبع ہو کر ملک میں شائع ہو گیا ہے یہ نیک نرویک میرزا یحیٰ علیہ آپ کی تسکین قلبی کے لئے کافی ہے اور میں امید کرتا ہوں کہ اب آپ بخیب اللہ صاحب کو کوئی خط ان کے اس گامیوں سے لبر خط کو جواب میں نہ کہیں گے۔ صبر تلخ است و لیکن بر شیرین و در۔ اب ملاقات تو آپ سے کبھی بھی ہوتی ہے اور جب تک برسات ہو شاید اسی طرح عملد آمد سے کہ کیونکہ آپ کو دن میں فرصت نیز ہوتی رات کی وقت بارش اور کچھ رات ملاقات ہو بہر حال آپ میرے لئے اپنی نماز میں غرور دعا کیا کیجئے۔ حدیث شریف کا مضمون ہے کہ کوئی شخص جب اپنے بھائی کے لئے دعا مانگتا ہے۔ تو وہ دعا جلد قبول ہوتی ہے برقاہ اس دعا کے جو آپ نے حقین مانگتا۔ والسلام

راحمہ

میں ہوں آپ کے بھائی خاکسار اکبر شاہ خان احمدی بخیب آبادی

شاہی خانہ آبادی ابد از نماز عصر مسجد مبارکین نشی عزیز الرحمن صاحب احمدی برائی کی لڑکی کا نکاح ماسٹر عبد الرحیم صاحب پھر دارسہ تعلیم الاسلام کے ساتھ ہوا خطبہ نکاح حضرت مولوی حکیم نور الدین صاحب نے پڑھا۔ لڑکی کی طرف سے تحریر انشی عزیز الرحمن صاحب مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اسکے وکیل ہوئے یہ نکاح بھی اس اخوت احمدیہ کا نتیجہ ہے۔ جس کی وجہ حضرت امام کے طفیل اس جماعت میں پہنچی جارہی ہے۔ ماسٹر صاحب موصوف نے ماسٹر صاحب

موصوف کے ساتھ اپنی لڑکی کا نکاح کرنے میں صرف اسی اخوة کو اور حضرت کی پسندیدگی کو مد نظر رکھا ہے اور کسی رشتہ دار وغیرہ کی مخالفت کی ذرہ بھی پیدا نہیں کی۔ اللہ تعالیٰ یہ تعلق منشی صاحب اور ماسٹر صاحب کے واسطے موجب برکات کرے۔ آمین ثم آمین۔ ۳۰ سوال کو جناب ماسٹر صاحب بعد لکھی ایک دوست کے ... رخصتانہ کے واسطے بریلی تشریف لے جائیں گے۔

اعلیٰ درجہ کے ولایتی کاغذ کے طور پر آئینہ الکرسی تختہ پر نہایت خوبصورت اور خوش خط لکھی ہوئی۔ آئینہ الکرسی ہمارے پاس بغرض بلیو آئی ہے۔ اس کے چاروں طرف عربی کے چند جملے اور چند احادیث درج ہیں۔ یہ طفرہ کسی مختلف رنگوں سے چھپا گیا ہے۔ اگرچہ اس کی قیمت نہ مقرر کی گئی ہے۔ لیکن مجھے صغریٰ صاحب سوداگر دینگر تاسمی پر میں لودیا نے بدر کے لئے یہ خاص رعایت کی تھی کہ جو صاحب آخر رمضان المبارک تک انہیں صرف ڈیڑھ آنہ کے ٹکٹ بھیج دیں گے انہیں وہ عجیب غریب طفرہ مفت دیا جائے گا۔ افسوس ہے کہ بعض خط و کتابت کے سبب رمضان المبارک میں یہ ریویو درج نہ ہو تاہم میں نے محمد صغریٰ صاحب کو لکھا ہے کہ وہ اخبار بدر کے خریداروں کے واسطے ماہ شوال میں یہ رعایت منظور فرماویں اور امید ہے کہ وہ منظور کر لیں گے۔

آریوں کی باہمی ناتوانی آریہ گزٹ پر غور کریں اور چند فریق فریق پر نیا فریق بن جانے اور آپس میں ایک دوسرے کے حق میں گوسے ہوئے اخلاق کے ساتھ حملہ آور ہونے پر جو نوٹ کسی پچھلے اخبار بدین شائع ہوا تھا۔ اس پر لاہور کا آریہ گزٹ اخبار بہت ناراض ہو گیا ہے۔ جماعت احمدیہ پر انہیں لگا لگا ہے کہ یہ بات خود ان میں بھی پائی جاتی ہے اور لکھتے ہیں کہ اپنے دوسرے کی مثال

میں ڈاکٹر عبد الحکیم خان کا مرتد ہونا اور حضرت کو کو سنا بیان کیا جا رہا ہے۔ کیا آریہ گزٹ کے ایڈیٹر آجکل کوئی ایسے ہی لائق شخص ہیں کہ وہ فرقہ بازی اور ارتداد میں بھی فرق نہیں کر سکتے کہاں چند ایک ہماشون کا جدا جدا کھڑا ہو جانا اور سب کا آریہ کہنا اور اپنے مخالف آریوں کی مخالفت میں ذاتی حملوں کے ساتھ بڑی بڑی کتابیں لکھنا اور کہاں ایک شخص کا اپنے موجودہ مذہب کو چھوڑ کر ایک نیا مذہب اختیار کرنا۔ ڈاکٹر عبد الحکیم خان کی مثال آپ کے سمجھانے کے واسطے یوں بیان کی جاسکتی ہے کہ ایک شخص آریوں میں داخل تھا اور آریوں کے اصول کا پابند تھا۔ لیکن اب وہ آریہ ازم کو چھوڑ کر سناں دہرم میں داخل ہو گیا ہے اور مذہبین جا کرتوں کے آگے سر جھکاتا ہے اور اپنے پہلے مذہب آریہ ازم کے لیڈروں کو گالیان سناتا ہے۔ اس کو ارتداد کہتے ہیں۔ اور یہ جذبات ہے۔ آریہ گزٹ کے ایڈیٹر صاحب براہ مہربانی اپنی نوٹ پر دوبارہ غور فرماویں۔

## رسید زر

۱۴	نومبر ۱۹۵۶ء	۱۲۵۶	عمر الدین صاحب	۱۳
۱۵	۱۳۵۶	گل باب الدین صاحب	۱۳	
۱۶	۱۳۵۶	محمد حسین صاحب	۱۳	
۱۷	۱۳۵۶	کریم رسول صاحب	۱۳	
۱۸	۱۳۵۶	حامد حسین صاحب	۱۳	
۱۹	۱۳۵۶	حیدر علی صاحب	۱۳	
۲۰	۱۳۵۶	محمد ناظم صاحب	۱۳	
۲۱	۱۳۵۶	شاہ محمد صاحب	۱۳	
۲۲	۱۳۵۶	عزیز الدین صاحب	۱۳	
۲۳	۱۳۵۶	عبد العزیز صاحب (مقام)	۱۳	
۲۴	۱۳۵۶	محبی اللہ صاحب	۱۳	
۲۵	۱۳۵۶	عبد اللہ صاحب	۱۳	
۲۶	۱۳۵۶	شاہ امیر صاحب	۱۳	
۲۷	۱۳۵۶	حکیم فضل الدین صاحب	۱۳	
۲۸	۱۳۵۶	قیمت اخبار شمس الدین صاحب	۱۳	



# وصیت

(۱) منکہ عبداللہ ولد رحیم بخش قوم احمدی ساکن موضع کوٹلی لونڈی تحصیل سیالکوٹ کا ہوں۔  
بقائمی ہوش و حواس غمہ بلا جبر و اکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے کج تاریخ ۲۲ اپریل ۱۹۶۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اور کچھ نیا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد اس وصیت پر عمل ہو۔  
۲۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب سائنس موعود رئیس قادیان ضلع گورداسپور کے کل و ذری پر صدق دل سے ایمان رکھتا ہوں اور ان کا پیرو ہوں۔  
۳۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ میں نے رسالہ الوصیت جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے تاریخ ۲۲ دسمبر ۱۹۶۶ء شائع ہوا ہے۔ تمام و کمال پڑھ لیا ہے۔  
میں ان تمام ہدایات کا جو اس میں درج ہیں پابند ہوں۔ اور ایسا ہی میں ان تمام ہدایات اور ضوابط اور قواعد کا بھی پابند رہوں گا۔ جو رسالہ الوصیت کے بعد حضرت مسیح موعود کی طرف سے یا ان کی مقرر کردہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے ہستی مقبرہ واقع قادیان کے متعلق شائع ہونے یا آئندہ شائع ہونے کے میں ان تمام کا اور ایسا ہی میرے ذہن و ذرا میرے بعد ان تمام ہدایات و ضوابط و قواعد شرعیہ مشترکہ انجمن مذکورہ کے معاملہ وصیت ہذا میں پابند رہیں گے۔  
۴۔ میری جائیداد جو اس وقت حسب ذیل ہے مبلغ لکھ روپیہ نقد دیکر اس مادہ کا و بسمہ و جہتی جس کی قیمت اموات کے لئے روپیہ ۱۰۰ اور ایک اور دہری جس کی قیمت مبلغ لکھ روپیہ ہے۔ وہ ہلال و چہنہ لوٹا جس کی قیمت لکھ روپیہ ہے۔ اور سلسلہ احمدیہ کی کتاب جو مبلغ پانچ روپیہ کی ہیں۔ یہ کل رقم ایک سو بیس روپیہ کی ہوئی۔ ان تمام پر میرا اس وقت مالکانہ قبضہ ہے۔ اور اس جائیداد میں میرا کوئی شریک نہیں۔  
میں آج کی تاریخ سے جائیداد کے متعلق یہ وصیت کرتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد میرے تمام جائیداد

کا و سوا حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کے سپرد کیا جاوے۔ انجمن مذکورہ کا اختیار ہوگا کہ میرے مرنے کے بعد میری بقیہ جائیداد سے اس جائیداد کو الگ کرے۔ یا اس میں شامل رہنے دے۔ وہ اس کو فروخت کرے اس کی قیمت وصول کرے یا فروخت نہ کرے۔ تو اس وصیت کردہ جائیداد سے مفاد اٹھا کر اغراض انجمن کو پورا کرے۔ غرضیکہ انجمن مذکورہ طرح سے اس وصیت کردہ جائیداد کی مالک منظور ہو۔ میرے کسی وارث کو خواہ احمدی ہو میری اس وصیت کردہ جائیداد سے کوئی تعلق نہیں اگر میری وصیت کردہ جائیداد کی قیمت آئندہ بڑھ جاوے گی۔ تو اس کی مالک بھی انجمن مذکورہ ہے۔  
(۵)۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اگر آج کی تاریخ کے بعد میں اور کوئی جائیداد پیدا کروں۔ علاوہ اس جائیداد بالکے۔ یا میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائیداد اسوا جائیداد مذکورہ کے میرے متروکہ ثابت ہو تو ایسی جائیداد فاضلہ کے متعلق بھی میری یہی وصیت ہے جس کا مفصل ذکر میں نے فقرہ سابق نمبر ۴ وصیت میں کیا ہے۔ میں ایسی جائیداد کی وقتاً فوقتاً انجمن مذکورہ کو اطلاع دیتا رہوں گا۔  
۶۔ میں یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد میرا جنازہ احمدی جماعت ہی پر ہے۔ اگر میں قادیان ہستی مقبرہ میں دفن ہوں۔ یا کسی اور جگہ دفن ہوں۔ غرضیکہ ہر چند یہ وصیت میری قائم رہیگی فقط۔  
گواہ شہید  
علی احمد احمدی ولد عبداللہ احمدی ساکن کوٹلی منڈی ضلع سیالکوٹ  
گواہ شہید  
عبداللہ احمدی ولد رحیم بخش مرحوم کوٹلی منڈی تحصیل سیالکوٹ  
گواہ شہید  
محمد رمضان ولد غلام احمد ساکن بہڑال ضلع سیالکوٹ  
گواہ شہید  
اسلمیل احمدی ولد غلام احمد ساکن بہڑال ضلع سیالکوٹ

# وصیت

۱۔ منکہ امام الدین احمدی ولد محمد صدیق قوم دائین عرف کشمیری ساکن موضع سیپوان تحصیل ضلع گورداسپور ساکن میں اس وقت بقائمی ہوش و حواس غمہ بلا جبر و اکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے کج تاریخ ۱۲ مئی ۱۹۶۶ء

کو حسب ذیل وصیت کرتا ہوں اور کچھ نیا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد اس وصیت پر عمل ہو۔  
۲۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ میں نے رسالہ الوصیت جو حضرت مرزا غلام احمد صانی مسیح موعود رئیس قادیان ضلع گورداسپور کے کل و ذری پر صدق دل سے ایمان رکھتا ہوں اور ان کا پیرو ہوں۔  
۳۔ اور انہوں نے جو رسالہ الوصیت تاریخ ۲۲ دسمبر ۱۹۶۶ء شائع فرمایا ہے۔ میں نے تمام و کمال پڑھ لیا ہے۔ میں ان ہدایات کا جو اس میں درج ہیں۔ پابند ہوں اور ایسا ہی میں ان تمام ہدایات کا اور ضوابط اور قواعد کا بھی پابند رہوں گا۔ جو رسالہ الوصیت کے بعد حضرت مسیح موعود کی طرف سے یا ان کی مقرر کردہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے ہستی مقبرہ واقع قادیان کے متعلق یا دیگر اغراض انجمن کے متعلق شائع ہونے یا آئندہ شائع ہونے کے اور ایسا ہی میرے ذہن و ذرا میرے بعد ان تمام ہدایات و ضوابط و قواعد شرعیہ مشترکہ انجمن مذکورہ کے معاملہ وصیت میں پابند رہیں گے۔  
۴۔ میری جائیداد جو اس وقت حسب ذیل ہے اراضی قریب شاہ گچاؤن بعوض مبلغ صہار روپیہ کے واقع سیکھوان تحصیل گورداسپور میں بشرکت جمال الدین و خیر الدین برادران حقیقی حصہ برابر بصورت زمین باقبضہ زیر قبضہ ہمارے ہے اور ایک مکان واقع قادیان دارالامان بشرکت برادران مذکور ملکیت بہار ہے۔ حصص سادی۔ مکان مذکور کے حدود اربعہ یہ ہیں۔ غرب شارع عام اور چھپر فرخ شرق میں اور شمال مکان بہادر کشمیری اور جنوب مکان منشی عبدالعزیز پوری حلقہ سیکھوان۔ اراضی و مکان مذکورہ بالا میں منظر ثبات حصہ کا حق رکھتا ہے اور علاوہ زمین مبلغ ضہار روپیہ نقد بھی ہیں اس میری جائیداد مستحقہ میں میرا کوئی شریک نہیں اور جائیداد مذکورہ میری خود پیدا کردہ ہے۔ آج کی تاریخ سے جائیداد مذکورہ کے متعلق یہ وصیت کرتا ہوں کہ میری جائیداد مذکورہ میں سے لے حصہ میری وفات کے بعد صدر انجمن احمدیہ قادیان کے سپرد کیا جاوے۔ انجمن مذکورہ کا اختیار ہوگا کہ میری وفات کے بعد اس جائیداد کو میری جائیداد سے الگ کر دیا اس میں شامل رہنے دے۔ وہ اس کو فروخت کر دے یا نہ کرے۔ تو اس وصیت کردہ جائیداد سے مفاد اٹھا کر اغراض انجمن کو پورا کرے۔ غرضیکہ



اجنہ مذکورہ طرح سے اس وصیت کردہ جائیداد کی  
مالک ہو۔ میرے کسی وارث کو خواہ وہ احمدی  
ہو یا غیر احمدی۔ میری اس وصیت کردہ جائیداد  
سے کوئی تعلق نہیں۔ اگر آج کی تاریخ کے بعد علاؤ  
جائیداد مذکورہ بالا کے میری وفات کے بعد میری  
اور کوئی جائیداد ثابت ہو۔ تو ایسی جائیداد فاضلہ  
کے متعلق بھی میری یہی وصیت ہے۔ یعنی  
پانچویں حصہ کی۔ میری وفات کے بعد میرا  
جنازہ صرف احمدی پڑھے۔ میرے ورثہ کو  
واضح ہو کہ میری وفات کے بعد میری نفش کو  
بعد حصول اجازت مجلس کارپرداز مصالح  
قبرستان مقبرہ ہشتی میں دفن کرنے کی کوشش  
کریں اگر وہاں کوئی روک پڑے تو ان کے  
حکم کی تعمیل کریں۔ لیکن خواہ روک کریں اور  
یا نہ کریں۔ میری وصیت میں یہ امر مغل نہیں  
ہے۔ میری وصیت پر اسی طرح عمل ہو جیسا  
کہ میں اوپر کہہ چکا ہوں۔ فقط۔

گواہ شاہ

عبدالعزیز احمدی پٹواری قلم خود

گواہ شاہ

جمال الدین برادر حقیقی وصیت کنندہ قلم خود

الغیر

امام الدین ولد محمد صدیق قوم دکن ساکن میکہ قلم خود

گواہ شاہ

خیر الدین برادر حقیقی وصیت کنندہ قلم خود

گواہ شاہ

فضل محمد احمدی ساکن ہریان ضلع گورداسپور

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
سُحْبۃ وَفَضْلِ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

ذَکْرُ الْحَکِیْمِ

کیا غضب تم کر رہے ہو ڈاکٹر  
ہو عذاب آسمانی سے نڈر  
لیکن نظر دانی نہیں اس شعر پر  
اے پے تحقیر من بستہ کمر

نہیں تیرے جو من کا روگر  
عیسے موعود کو یہ گھگھایاں  
کیوں نہیں تم روکتے اپنی زبان  
کب تک یہ حق سے روگردانیان  
مے کشائی ہر دمے ہر حق زبان  
چون نہ ترسی از خدا کو راز داں  
متھا اگر مومن دکھاتا کچھ کمال  
متقی بن کر تو کرتا قیاسی مقال  
کیوں یہودیوں کی بہلا چاہتا چال  
از سر تقویٰ ہے باید جدال  
تا کجا دشنام ہا اسے بدخصال  
ہیں غلام احمد رسول کردگار  
دشمن ان کا دشمن پروردگار  
کہتا ہے دجال ان کو نایکار  
نہیں گریگ بیابانی نہ مار  
ترک کن این خوبی و از حق شرم دار  
کہلو اگر امت شاہ عرب

حامی دین بنی کو بے مہدب

ہائے دجالی کا دین ہے لقب

اے عجب از سیرت اے پھوڑب

از حقیقت پیچیدہ دور از ادب

نکر تیرے اب ہوئے جاتے ہیں مست

ہیلوان حق مقابل میں ہر چست

کیوں کمائی کرتا ہے برباد مفت

خیزو اول فہم خود را کن مدرست

نکتہ چین را چشم جو باید بخت

وصف عیسے ہے حدیثوں میں تم

قاتل کفار ہو گا اس کا دم

اس لئے لکھتا ہے سلطان القلم

بشنوید اے مردگان میں زندہ ام

اے شبان تیرہ من تانبہ ام

دیکھ کر صدمہ نشان اے درد مند

کس لئے پیر ارتداد لیا پسند

حاست آیا تجھ پہ قول سر بلند

زین نشانہا بدرگان کو روگرداند

صد نشان بیند و مرتد خوشوند

چاہتا ہے گر کوئی دیگر نشان

دیکھ لینا اب مقابل میں عیان  
مدی مسعود کا ہے یہ بیان  
میدہم فرعونیاں را ہر زمان  
چون یہ بیضائے موسیٰ نشان  
کس لئے مرتد ہوا ہے زشت رو  
مرسلین حق سے ایسا پاک خو  
از دنیا و کفر سے اب چار سو  
از سر حق ست جوش و دیاں تو  
واز پے اطفار حق آہنگ تہ  
ہے یہ فرمان خدا کے دو جہاں  
بہر اخرا از رسول انس و جان  
میرزا کو پہنے بخشے میں نشان  
علم قرآن علم آن طیب زبان  
علم غیب از وحی خلاق جہاں  
ہاں اُسی کے حکم سے او مستند  
مثل شیراز بلا خوف و گزند  
کتے میں مرزا با دواز بلند

این سہ علم چون نشاہ دادہ اند

پہرہ سمجھو شاہان اشد اند

کیا پہلا تری ہستی مثل زن

تجہ پہ ہے البیس اب سایہ نکلن

ہے کلام میرزا دندان شکن

آدمی زادے نادر و سیچ فن

کہ درین میدان در آویز و بین

ہے تجھے معلوم کچھ اے نیم جان

زلزل طاعون و سیلاب روان

واسطے تصدیق مدی زمان

بس نمایان کار ہا کا ندر جہاں

مے نماید بہر اکرامش عیان

نفس و شیطان عقل سوشت چوں بود

پس برائے تودہ و ورخ کشود

بہر مدی ضد نشان رحمان نمود

اگر سوخت و ترک آن نور کے کہ بود

اے تمام قرآن مجید حمد الہی سے گونج رہا ہے توحید

تیرے نفس کو ہی مدار نجات قرار دیتا ہے نہ کہ محمد

ہاں و نیکو یا سچ پر اگر کہیں کہا ہو تو وہ آیت تبارک

ہاں و نیکو یا سچ پر اگر کہیں کہا ہو تو وہ آیت تبارک

اگر کوئی دیکھ کر صدمہ نشان اے درد مند



مفصله ذیل کتب دفتر تدبیر سے خرید فرمائیں

۱	السر المکتوم - مصنف مولوی محمد اسماعیل صاحب لہوی
۲	اعجاز احمدی
۳	روای صالحہ
۴	القلم الصمیم - مصنف ہایت شاعر
۵	شرائش الدین



# خضابِ نایاب

صبح پیری کو شام جوانی سے مبدل کرنے کا اس زمانہ میں کون آرزو مند و شائق نہ ہو گا۔ جن نو عمروں کے بال سفید ہو چلے ہوں ان کا تو ذکر کیا۔ اچھے اچھے حسن بزرگوار بھی سپید زیش کملانے سے اگر ظاہر اظہور نہیں۔ تو دل میں ضرور افسردہ ہوتے ہوں گے۔ ہمارا خضاب انشاء اللہ اس افسردگی کے دور کرنے میں کامیاب ہو گا۔ ہمیں زیادہ لفاظی و سخن سازی پسند نہیں۔ اتنا البتہ عرض کرنا چاہتے ہیں کہ اس خضاب میں کاشک جیسی مضر شے نہیں ہے۔ تجربہ سے بڑھ کر کوئی کسوٹی نہیں۔ قیمت فی بکس غیر - علاوہ محصولہ اک۔

## جنرل ٹانک پلوز

یہ مشہور و معروف گولیان اعضاء کی قوت بڑھانے اور تمام نظام بدنی کو طاقت بخشنے میں بے نظیر ہیں۔

یہ مشہور و معروف گولیان اپنی خوبیوں اور فوائد کے سبب عام مشہور ہو رہی ہیں۔ ضعف اعضاء، ضعف اعصاب، ضعف دماغ، اٹھکون کی کمزوری وغیرہ امراض کے لئے اکیر کا حکم رکھتی ہیں۔ کمزور کو طاقتور بوڑھوں کو جوان اور جوان کو جوان مرد بنانے میں از بس مفید۔

اگر آپ ان سرلبستہ رازوں کو جو آپ باعث شرم کسی کو بتلانا نہیں چاہتے تو ہماری جنرل ٹانک پلوز استعمال کریں۔ اگر آپ خلاف قاعدہ قدرت عمل درآمد کرنے سے اپنے نظام جسمانی میں سخت فتور برپا کر چکے ہیں تو ان گولیوں کو استعمال کر کے ضروری فائدہ اٹھا دیں۔

اگر آپ کا دماغ چمکے آتا ہو یا ہر وقت پڑے رہنے کو دل چاہتا ہو تو ان گولیوں کا استعمال دل و دماغ کی اصلاح کر کے قوت حافظہ کو بڑھاتا ہے اور طبیعت کو ہر وقت بشاش رکھتا ہے۔

اگر آپ کو نسیان ہو یا ایک مضمون دیر تک غور کرنا آپ کے لئے ناممکن ہو تو ان خرابیوں کو دور کرنے کے لئے ہماری جنرل ٹانک پلوز حیرت انگیز فائدہ بخشتی ہیں۔

اگر آپ بڑے بڑے میں بھی اپنی طاقت کو نو جوانوں کی طرح قائم رکھنا چاہتے ہو اور افسردہ اعضاء میں جستی و تحریک پیدا ہو کر اطمینان قلب حاصل کرنا چاہتے ہو۔ تو ان گولیوں کو جو اندر دلی خرابیوں کو دور کر دیتی ہیں استعمال کریں۔

نوٹ - مرض کا مفصل حال تحریر فرمادیں۔ قیمت فی ڈبیہ جو ایک ماہ کے لئے کافی ہوگی صرف غیر علاوہ محصولہ اک

دکٹر عباد اللہ - کٹرہ جمیل سنگھ - امرتسر



## سیالکوٹ سے سبب گوانہین کے ہوئے بچے کا ذریعہ

ہم جانتے ہیں کہ شہر سیالکوٹ سے عمدہ سامان درزش لایا کرتے ہیں۔ اس کے تمام لوازمات فٹ بال اور یاغبات و غیرہ کی تمام اشیاء اور فرنیچر اور ٹیل ٹرک وغیرہ اور ملاک سید وغیرہ کے گھر پرانے وغیرہ بنائے ہیں۔ کس قدر ترقی ہے۔ تمام ہندوستان کے کارخانوں میں یہاں کا بنا ہوا سامان جاتا ہے۔ یہاں اس بات کو یاد رکھنا چاہیے کہ بیرونی ناواقف اسباب جس چیز کو صرف خط کے ذریعہ سے منگواتے ہیں۔ انکو قیمت بھی گنی پڑتی ہے اور سود میں سے عمدہ چیز جن کو روانہ کرنا بھی ان کی واسطے کوئی نہیں ہوتا چونکہ ہمیں ان اشیاء کی خریداری اور ان کے نرخ کے متعلق بہت تجربہ ہو چکا ہے۔ اس واسطے ہم نے اس کے متعلق ایک کمیشن ایجنسی قائم کی ہے۔ جس کے ذریعہ سے بیرونی اجارے تمام مال کیفیات اور سیدہ روانہ کیا جاوے گا۔ اور اس کی روپیہ کمیشن لیا جاوے گا۔ اخراجات روایتی انداز پر ہوں گے۔ اس کے علاوہ سونے کے چاندی کے زیورات کو طیار کر کے اسے من ہم کو ایک وسیع تجربہ ہے۔ جو صاحب ہماری معرفت زیور بنوانا چاہے تو ان کو خاص زیور بنوانا کر دیا جائے گا۔ جس کے خالص ہونے کے ہم خود ذمہ دار ہوں گے۔ نگہ اور صرف عموماً جو کچھ خریدار کے پتے ذمہ داری میں وہ ظاہر ہے لیکن اس ایجنسی کی معرفت کام کرنے سے انشاء اللہ کوئی نقصان نہ ہوگا۔ کمیشن سونے کے زیور میں ہماری تولد اور چاندی کے زیور میں۔ رقی تولد ہوگا۔

## تصدیق محمد شاہ سوار خان اینڈ برادر کمیشن ایجنٹ

سیالکوٹ شہر۔ میں تصدیق کرتا ہوں کہ اس ایجنسی سے کسی خریدار کو کسی قسم کا نقصان یا دھوکہ نہ ہوگا۔ کیونکہ یہ مومنون کی قائم کردہ ہے۔ چودھری مولابخش فارین سکریٹری انجمن احمدیہ سیالکوٹ

## اخبار پدرو دو ماہ کیواسے مفت

جو صاحبان اب تک اس اخبار کے خریدار نہیں ہیں اور اب چاہتے ہیں۔ اور ایک سال کا چند ہیٹنگی عطا فرما دیں یا بددیواری پی منگو آئیں ان کا ہر سال کروڑ چندہ شہر کا چندہ شمار ہوگا اور چندہ کے حق قدر اخبار ان کی دفعہ است کے دن سے لے کر اخیر چندہ تک ان کی خدمت میں ارسال ہوں گے وہ سب بلا قیمت ہوں گے لیکن گذشتہ پرچہ مفت نہ مل سکیں گے۔ وہ جو خدمت پہنچنے کی تاریخ سے لے کر اخیر سال روہن تک کے پرچہ مفت ملتے رہیں گے۔

منیجر اخبار بداد قابول ضلع گورداسپور

## ایک ماہ کی مزید رعایت

ماہ شوال میں رعایت

چونکہ اس رعایت کے بعض مستحقین کو بروقت اطلاع نہیں ہوئی۔ اس کے واسطے ایک اور زیادہ کیا گیا

## برائین احمدیہ مکمل نئی اصل قیمت

رعایتی کار جلد کی قیمت ۱۲

درمیں (مکمل)

جس میں سبب شائع شدہ نظمیں ہیں اور حال ہی میں

میان مسراج الدین صاحب عمر نے چھپوائی قیمت مع جلد صرف آٹھ آنے۔ محصول و پبلنگ تدمر خریدار رعایتی قیمت ۱۲ اور بے جلد کے ہر دفتر اخبار بداد قابول ضلع گورداسپور

## کارخانہ دوائے محمد بقا کے نسل انسانی

بے اولادوں کو اولاد کی خوش خبری

جن لوگوں کی اولاد نہ ہو یا حاملہ ہو جائے یا بچہ ہوئے نہ پچھ پچھا ہوتے ہیں یا صرف لڑکیاں ہی پیدا ہوتی ان کو دیکھنے کی جوت اطلاع دیتا ہے کہ ہم سے خط و کتابت کر کے علاج کرویں خدا کے فضل سے اولاد نرینہ پیدا ہوگی اور اگر ہماری صداقت پر شبہ ہو تو پہلے اقوامہ اشامپ تحریر کریں کہ بعد علاج اگر فرزند پیدا ہوا تو ہم اتنا نذرانہ ادا کریں گے ان کا علاج انکے خرچ دوا کر لیا جاوے گا۔ اس اشتہار کو معمولی اشتہار تصور نہ فرمادیں بلکہ ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ ہندوستان بہر میں دھوم مچ گئی ہے اور اپنی صداقت کے سبب ہندو افراد میں ترقی کر رہا ہے۔ اولاد دینے والا تو خدا ہے مگر اسی نے دواؤں میں تاثیر رکھی ہے۔

المشہد محمد حسین۔ طبیب اصلی موجد کارخانہ مقام بھیرہ ضلع شاہ پور پنجاب محلہ سماران

روزانہ اخبار عام تازہ تازہ خبریں دلچسپ ایڈیٹریل ہر روز یہ اخبار لاہور لکشاہی پنجاب سب سے پہلا اور عمدہ روزانہ اخبار اخبار عام ہی جو دلچسپ اور مقبول خلاقی نمونہ کا پرچہ منگو اگر دیکھیں منیجر روزانہ اخبار عام

ہندوستان بہر میں بہترین روزانہ یہ اخبار ہے اور ہر روز با تصویر چھپتا ہے ہر روز ایک دلکش کارٹون ہی موجود ہوتا ہے تازہ تازہ خبریں دہلی ہر روز چھپ جاتی ہیں اس کا ایڈیٹریل اشاف اعلیٰ درجہ کا ہے۔ رالیس اور واقعات نہایت مدلل اور معقول دی جاتی ہیں ایسے تمام حلقہ نہیں نہایت عزت اور وقار کو دیکھا جاتا ہے کیونکہ شہر اور رعیت دونوں کا دلی دوست اور خیر خواہ ہے دگر آج تک آپ دیکھنا نہ ہو تو ایک بار ضرور ملاحظہ فرمائیے۔ نمونہ کا پرچہ مفت مقررہ قیمت سے مای صوف ہے شیشی کے بجادی ہوتا ہے در خواستوں کا پتہ۔ منیجر روزانہ یہ اخبار

عمدہ مضبوط خراس بیلہ آہنی مستر لائونش و غلام حسین مالکان کارخانہ بیلہ و خراس بیلہ ضلع گورداسپور سے طلب کرو



لوہے کے خراس آٹے کے پیسنے کی مشین تیار ہندوستان میں چلتی ہے۔ آٹائی گھٹنے۔ ۳۰ سیر پختہ ہیں جاتا ہے۔ وزن تخمیناً ۲۵ من سیر پختہ ہوتا ہے۔ قیمت درجہ اول درجہ کی فی من پختہ مبلغ ۴۰ اور درجہ دوم مبلغ ۳۰ سیر مبلغ ۳۰ بیعا نہ آتے پر خراس دی پی کیا جاتا ہے۔ بیٹے کما د پیرنے دے ہی تیار ہیں۔

صاحب تویا مولابخش و غلام حسین بیلہ ضلع گورداسپور



جلد ہر پیر قادیان میان معراج الدین شمس کبکے چھاپا

[illegible]